The Study of Religion and History

Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329

https://srhjournal.com/index.php/39/about

"A Comprehensive Study of the Spiritual, Physical, and Social Impacts of Fasting in the Light of Classical Islamic Texts"

روزے کے روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات کا متقدمین کی کتابوں کی روشنی میں جامع جائزہ۔

Dr. Abdullah[1], Dr. Muhammad Shah Faisal[2], Dr. Amin Uddin[3], Muhammad Nadeem[4]

[1]Lecturer at International Islamic University Islamabad
m.abdullah344@gmail.com

[2]Assistant professor at Department of Islamic Studies Alhamd Islamic University Islamabad dr.shah.faisal@aiu.edu.pk

[3]Visiting Lecturer at Bahria university Islamabad
aminuddin.iiui@gmail.com

[4]Lecture at Department of Islamic Studies Alhamd Islamic University Islamabad hnadeem3499@gmail.com

Abstract:

This paper provides a comprehensive analysis of the spiritual, physical, and social impacts of fasting, drawing insights from classical Islamic texts and scholarly interpretations. Fasting, as an integral practice in Islam, is not only a means of self-discipline but also a profound spiritual exercise aimed at enhancing one's connection with the Divine. The paper explores how fasting serves as a tool for purifying the soul, strengthening empathy for the less fortunate, and fostering gratitude. It also delves into the physical benefits of fasting, such as detoxification, improved metabolism, and the potential for better overall health. Furthermore, the social dimension of fasting is examined, highlighting its role in strengthening communal ties, promoting a sense of solidarity, and fostering shared experiences during the holy month of Ramadan. By examining classical works of Islamic scholars, the study offers a multi-faceted understanding of fasting's multifarious effects, emphasizing its holistic significance in the life of a Muslim.

Keywords: Comprehensive Study, Spiritual, Physical, Social Impacts, Fasting, Classical Islamic Texts.

مقدمہ:

یہ مقالہ روزے کے مختلف پہلوؤں کا جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔ قرآن مجید میں روزے کے احکامات سورۃ البقرہ کی آیات 183 تا 187 اور 196 میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، لفظ "صوم" کا ذکر سورۃ المائدہ (آیت 89)، سورۃ المجادلہ (آیات 3 اور 4)، اور سورۃ مریم (آیت 26) میں بھی ہوا ہے۔ قرآن مجید میں روزے کے نہ صرف روحانی اچھے اثرات کیطرف اشارہ ہے، بلکہ اس کے

The Study of Religion and History

Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329

https://srhjournal.com/index.php/39/about

جسمانی اور معاشرتی اثرات کی طرف بھی میں اشارہ ملتا ہے۔ اس سے انسان کی جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے، معاشرتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ ایک جامع عبادت ہے جو متعدد سطحوں پر انسان کی فلاح کے لیے فائدہ مند ہے۔

یہ مقالہ ایک تمہید اور تین مباحث پر مشتمل بنایا گیا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تمہید : اس میں دو باتیں شامل ہیں:

1- صوم کے لغوی ساخت اور استعمالات۔

2- صوم کی شرعی تعریفیں۔

پہلا مبحث : روزے کی تشریع کے مراحل اور ان سے مقصود آسانی کا بیان:

- **پہلا مرحلہ :** روزے رکھنے اور کھانا کھلانے کے درمیان اختیار کا بیان۔
- **دوسرا مرحلہ :** روزے کی فرضیت کا بیان۔
- **تیسرا مرحلہ :** مخصوص افراد کے لئے حکم میں نرمی کا بیان۔

دوسرا مبحث: روزے کے باطنی اور روحانی اثرات:

خواہشات نفس کو قابو کرنے میں مددگار۔

جہنم کی آگ سے حفاظت کا ذریعہ۔

خصوصی حیثیت اور اخلاص کی تعلیم۔

بری عادات اور اخلاق سے بچاؤ کا ذریعہ۔

شیطانی راستوں سے حفاظت کا ذریعہ۔

دنیا کی محبت کا خاتمہ۔

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

تیسرا مبحث:روزے کے معاشرتی اور جسمانی اثرات:

معاشرتی اثرات:

ضرورت مندوں کے ساتھ اظہار ہمدردی۔

غریب اور امیر کے درمیان مساوات کا احساس۔

قومی نظم وضبط کا پیغام۔

باہمی تعاون اور دینی بھائی چارے کا درس۔

جسمانی اثرات:

بدن میں جمع شدہ نقصان دہ مواد کا خاتمہ۔

تمہید : اس میں دو باتیں شامل ہیں:

پہلی بات: لفظ صوم کے لغوی ساخت اور استعمالات:

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ نبی محمد ﷺ نے فرمایا ہے:"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور حج کرنا"[1]

عربی لغت میں صوم کسی چیز سے رکنے یا اس سے اجتناب کرنے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ قدیم کتب میں روزے کی لغوی اعتبار سے یہی معنی بیان کیا گیا ہے

صاحب **جمهرة اللغة** نے کہا" کہ کھانے اور پینے سے روکنے کو روزہ کہتے ہیں اور ہر چیز جو اپنی حرکت روک لیتی ہے، اسے صوم کہتے ہیں"[2]

[1] : امام بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، باب:" قول النبی ﷺ: بُنِيَ الِإسلامُ على خَمسٍ" حدیث نمبر 8، ج،1، ص،11۔

[2] : جمهرة اللغة، أبو بكر محمد بن الحسن بن دريد الأزدي وفات: 321ھ-)، الناشر: دار العلم للملايين– بیروت پہلی طباعت، 1987م، ج2، ص899۔

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

روزہ کھانے سے رکنے کا نام ہے۔ کسی نے روزہ رکھا تو اسے "صوم" اور "صیام" کہا جاتا ہے۔ اور کچھ لوگوں کو "صُوَّمٌ" (زیادہ روزے رکھنے والے) اور "صُيَّمٌ" بھی کہا جاتا ہے۔ اور "صَوْمانُ" (صائم) کا مطلب ہے کہ وہ روزے دار ہے۔ اور گھوڑے کو "صامَ الفرسُ صَوْماً" کہا جاتا ہے، یعنی جب وہ بغیر چرنے کے کھڑا رہے۔[3]

اور ابن منظور انصاري نے روزے کی لغوی تعریف یوں بیان کی ہے "روزہ لغت میں کسی چیز سے رکنے اور اسے ترک کرنے کو کہتے ہیں۔ صائم کو صائم اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ کھانے، پینے اور جماع سے رکا رہتا ہے۔ اسی طرح خاموش رہنے والے کو صائم کہا جاتا ہے کہ وہ کلام سے رکا رہتا ہے۔ گھوڑے کو صائم کہا جاتا ہے کہ وہ چارہ کھانے سے رکا رہتا ہے"[4]

علامہ واحدی –رحمہ اللہ– کہتے ہیں "صوم صام سے مصدر ہے، جیسے قیام قام سے ہے، اور لغت میں اس کا اصل معنی کسی چیز سے رکنے اور اسے ترک کرنے کا ہے۔ اسی لیے خاموش رہنے کو بھی صوم کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کلام سے رکنا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا}۔[5]

وسری بات: صوم کی شرعی تعریفیں۔

صاحب تفسیر النکت والعیون جو تفسیر الماوردي کے نام سے مشہور ہے انکے ہاں روزہ شرعی طور پر ان چیزوں سے رکنے کا نام ہے جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں، مخصوص وقت میں۔"[6]

---

3 : الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، أبو نصر إسماعيل بن حماد الجوهري الفارابي (وفات 393ھ-)، دار العلم للملايين –بیروت، چھوتھی طباعت، 1407ھ، ج5، ص1970۔

4 : لسان العرب، محمد بن مکرم بن علی، ابو الفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الافریقی (وفات 711 ھ)، تیسری طباعت:1414 ھ– بیروت، ج،12، ص351۔

5 :الواحدی، ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی النیسابوری، الشافعی (وفات 468ھ)۔ الوسیط في تفسیر القرآن المجید۔ ج 1، ص 272۔ پہلی اشاعت 1415ھ /1994ء۔ دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔

6 :الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی وفات (450ھ)، النکت والعیون، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ج 1، ص235۔

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

امام رازی-رحمہ اللہ-روزے کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ "شریعت میں روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک مفطرات سے رکنے کا نام ہے، جب کہ یہ علم ہو کہ وہ روزے دار ہے اور نیت بھی ہو " [(7)]

صاحب تفسیر بغوی-رحمہ اللہ-نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ "روزہ مخصوص وقت میں نیت کے ساتھ کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کا نام ہے"۔[(8)]

پہلا مبحث: روزے کی تشریع کے مراحل اور ان سے مقصود آسانی کا بیان۔

اسلام میں روزے کی تشریع مختلف مراحل سے گزری ہے تا کہ لوگوں کے لئے آسانی ہو، اور لوگ روزے کے عادی ہو جائے-اور یہ آسانی مزاج شریعت ہے کیونکہ اگر کسی کام میں مشقت ہو تو لوگ بہت جلد اسکے عادی نہیں ہوتے ہیں۔اور اسی آسانی والا پہلو کو ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں قرآن کی اس آیت {**فمن شهد منكم الشهر فليصمه**}[(9)] تحت ذکر کیا ہے" چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد روزہ ہر اس شخص پر فرض ہو گیا جو رمضان کے مہینے کی رویت کا مشاہدہ کرے اور مقیم بھی ہو، اور یہ آیت پہلے والی آیت کو منسوخ کر دیتی ہے جس میں قدرت کے باوجود روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔اور یہ روزہ صحت مند اور مقیم لوگوں پر فرض ہے۔جب روزہ فرض کیا گیا تو مریض اور مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت دوبارہ ذکر کی گئی، بشرطیہ کہ بعد میں ان روزوں کی قضا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(**ومن كان مريضا أو على سفر فعدة من أيام أخر**)[(10)] اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے جسم میں ایسی بیماری رکھتا ہو جس کے ساتھ روزہ رکھنا مشکل ہو یا نقصان دہ ہو، یا جو سفر میں ہو-اس کے لئے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ اگر وہ روزہ چھوڑ دے تو اسے سفر کے دنوں کے روزے بعد میں پورے کرنے ہوں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا(**يريد الله بكم**

---

[7]:فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، تفسیر کبیر، 606ھ، دار احیاء التراث العربی–بیروت، تیسری اشاعت، 1420ھ، ج5، ص239

[8]:معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، تفسیر البغوی، محیی السنۃ، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (وفات:510ھ)، پہلی طباعت: 1420ھ، دار احیاء التراث العربی–بیروت، ج:1، ص:214

[9]:سورۃ البقرۃ185 .

[10]:سورۃ البقرۃ185.

The Study of Religion and History

Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329

https://srhjournal.com/index.php/39/about

الیسر ولا یرید بکم العسر)[11] یعنی اللہ نے تمہارے لئے بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ چھوڑنے کی رخصت رکھی ہے، جبکہ صحیح اور مقیم شخص پر روزہ فرض ہے، تاکہ تم پر آسانی ہو اور تمہارے ساتھ رحمت والا معاملہ ہو"۔[12]

پہلا مرحلہ: روزے رکھنے اور کھانا کھلانے کے درمیان اختیار کا بیان۔

ابتداء میں مسلمانوں کو روزہ رکھنے یا کھانا کھلانے کا اختیار تھا، لیکن یہ حکم بعد میں منسوخ کر دیا گیا اور روزہ ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا جو روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس بات کو ابن کثیر نے قرآن کے اس آیت کے تحت بیان کیا ہے ارشاد باری تعالی ہے (وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وأن تصوموا خیر لکم إن کنتم تعلمون) (13) چنانچہ وہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں" صحیح اور مقیم شخص جو روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو، اس کے لیے اختیار تھا کہ چاہے تو روزہ رکھے یا چاہے تو افطار کرے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ اگر ہر دن کے بدلے ایک سے زیادہ مساکین کو کھانا کھلائے تو یہ بہتر ہے، لیکن اگر روزہ رکھے تو یہ کھانا کھلانے سے افضل ہے"[14]

دوسرا مرحلہ: روزے کی حتمی فرضیت کا بیان۔

دوسرے مرحلے میں روزہ ہر بالغ، عاقل، مقیم مسلمان پر فرض کیا گیا، ماسوائے معذورں، بیماروں اور مسافروں کے لئے جو بعد میں قضائی رکھیں گے۔ ابن عطیہ اندلسی –رحمہ اللہ– نے قرآن مجید کی اس آیت کے تحت اس بات کو بیان کیا ہے ارشاد باری تعالی ہے (وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ)[15] چنانچہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں مفسرین نے اس آیت کے معنی میں اختلاف کیا۔ معاذ بن جبل، علقمہ، نخعی، حسن بصری، ابن عمر، شعبی، سلمہ بن الأکوع اور ابن شھاب کا کہنا ہے: لوگوں پر

11: سورۃ البقرۃ 185 .

12: تفسیر القرآن العظیم، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری الدمشقی (وفات: 774ھ)، دوسری طباعت: 1420ھ - 1999ء، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ج 1، ص: 503۔

13: سورۃ البقرۃ الآیۃ: 184.

14 : تفسیر القرآن العظیم، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، ج 1، ص 498۔

15 : سورۃ البقرۃ 184.

رمضان کے روزے یوں فرض تھے کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے مسکین کو کھانا دے کر افطار کر لے۔ پھر یہ حکم اس آیت (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ) سے منسوخ کر دیا گیا۔[16]

تیسرا مرحلہ: مخصوص افراد کے لئے حکم میں نرمی کا بیان۔

شریعت نے بعد میں مخصوص افراد کے لئے حکم میں نرمی کی جیسے بیمار اور مسافر جو روزہ نہ رکھ سکیں، وہ بعد میں قضا رکھیں۔ اور بزرگ یا دائمی بیمار جو روزہ نہ رکھ سکیں، وہ فدیہ دیں۔ امام رازی –رحمہ اللہ– نے اس بات کو قرآن مجید کے اس آیت کے تحت بیان کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے (فمن کان منکم مریضا أو علی سفر فعدة من أیام أخر)[17] چنانچہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں" اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ روزے کی فرضیت رمضان میں صرف صحت مند اور مقیم لوگوں پر لازم ہے، جبکہ جو شخص بیمار یا مسافر ہو، اسے ان دنوں کے روزے کو دوسرے دنوں تک مؤخر کرنے کی اجازت ہے۔ اور یہ رخصت صرف اس بیمار کے لیے ہے جسے روزہ رکھنے سے مشقت اور مشکل پیش آئے، اور اسی طرح کے مسافر کے لیے بھی ہے۔"[18]

دوسرا مبحث: روزے کے باطنی اور روحانی اثرات۔

خواہشات نفس کو قابو کرنے میں مددگار۔

رمضان کے دوران، انسان جسمانی خواہشات کو بڑھانے والی چیزوں، جیسے کھانا، پینا، اور جسمانی تعلقات سے بچتا ہے۔ اس کی وجہ سے عمومی طور پر جسمانی خواہشات کم ہوتی ہیں، جیسا کہ امام رازی –رحمہ اللہ– نے اس بات کو اپنی تفسیر میں قرآن مجید کی اس آیت کے تحت بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (**كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**)[19] "چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے کیونکہ اس میں خواہشات کی شکست اور نفسانی خواہشات پر قابو پانا شامل ہے۔

16: ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الأندلسی المحاربی، *المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز*، (بیروت: دار الکتب العلمیة، 1422ھ)، ج1، ص252۔

17: سورة البقرة الآیة: 184.

18: فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، تفسیر کبیر ج5، ص: 243.

19: سورة البقرة 183۔

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

روزہ برائی، غرور، اور فواحش سے روکتا ہے اور دنیاوی لذتوں اور اقتدار کی خواہش کو کم کرتا ہے، پیٹ اور جنسی خواہشات کو کچل دیتا ہے۔"[20]

روزے کی اس باطنی فائدہ کا ثبوت رسول اللہ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کی اس حدیث سے بھی ہوجاتا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں (**مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ**)[21] یعنی اس حدیث سے صاف طور پر یہ بات معلوم ہورہی ہے کہ جس نے جھوٹی بات، اور اس پر عمل کو ترک نہ کیا تو اللہ تعالی کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دیں۔ گویا کہ روزہ کھانا پینے کو ترک کرنے سے بڑھ کر نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کا نام ہے۔

جہنم کی آگ سے حفاظت کا ذریعہ۔

بلاشبہ روزہ اسلام میں گناہوں کو ترک کرنے اور خواہشات پر قابو پانے کے لئے اہم ترین ذرائع میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ صاحب بحر المحیط –رحمہ اللہ – نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے: "بیشک گناہوں کو ترک کرنے سے روزہ تمہارے اور جہنم کی آگ کے درمیان ایک رکاوٹ ہے، کیونکہ روزہ خواہش کو کمزور کرنے اور اسے روکنے کے لئے ہے"[22] اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی روزے کی اس باطنی اثر کو بیان فرمایا ہے چناچہ فرماتے ہیں کہ "روزہ رکھو، کیونکہ روزہ شہوت کے لئے ایک ڈھال ہے۔"[23]

خصوصی حیثیت اور اخلاص کی تعلیم۔

روزہ ایک خصوصی عبادت ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ اس وجہ سے یہ عبادت اخلاص کو بڑھاتی ہے اور مؤمن کو سکھاتی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے حتیٰ کہ لوگوں کی آنکھوں کی غیر موجودگی میں بھی، امام قرطبی –رحمہ اللہ– نے اپنی تفسیر میں اس بات

20: فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، تفسیر کبیر، ج5، ص239۔

21 : امام بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ، وَالعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ، حدیث نمبر 1903، ج3، ص26۔

22: البحر المحيط في التفسير، ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الأندلسي (وفات: 745ھ-)، طبع: 1420ھ-، دار الفکر– بیروت، ج 2، ص: 179۔

23 : الجامع الکبیر – سنن الترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک الترمذی، أبو عیسی (وفات: 279ھ-)، دار الغرب الإسلامي– بیروت، ج2، ص: 383۔

The Study of Religion and History

Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329

https://srhjournal.com/index.php/39/about

کو رسول ﷺ کی اس حدیث کے تحت بیان کیا ہے " اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے، کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"[24] روزے کو خاص طور پر اللہ کے لیے مقرر کرنے کی دو وجوہات ہیں جو اسے دوسری عبادات سے ممتاز کرتی ہیں۔ پہلی یہ کہ روزہ نفس کی لذتوں اور خواہشات سے روکتا ہے جس طرح دوسری عبادات نہیں روکتیں۔ دوسری یہ کہ روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان ایک راز ہے جو صرف اللہ کو معلوم ہوتا ہے، اس لیے یہ اس کے ساتھ خاص ہے۔ باقی عبادات ظاہری ہیں، جو کبھی کبھی دکھاوے اور ریاکاری کے لیے کی جاتی ہیں، اس لیے روزہ دیگر عبادات سے زیادہ خاص ہو گیا ہے [25]

بری عادات اور اخلاق سے بچاؤ کا ذریعہ۔

بیشک روزہ مسلمان کو اللہ کے قریب کرنے اور اس کے روحانی شعور کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ روزے کے ذریعے فرد کو اللہ کی نگرانی کا احساس ہوتا ہے۔ اور تقویٰ کا یہ احساس مسلمان کو برے اخلاق سے دور رکھتا ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے فرمان (**وأن تصوموا خير لكم إن كنتم تعلمون**)[26] کے تحت اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: "اللہ تعالیٰ مؤمنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے اور انہیں روزے کا حکم دیتا ہے، یعنی: خالص اللہ عزوجل کی رضامندی کی نیت سے کھانے، پینے اور جنسی تعلق سے رک جانا ہے، اس میں ہی نفس کی پاکیزگی، اس کی طہارت اور اسے برے مرکبات اور اخلاق سے پاک کرنا ہے۔" [27]

شیطانی راستوں سے حفاظت کا ذریعہ۔

روزے کے ذریعے انسان روحانی طاقت حاصل کرتا ہے جو اسے شیطان کے راستے سے بچانے اور منفی عادات پر قابو پانے کے قابل بناتی ہے، اور اسی بات کو ابن کثیر نے قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن

24: امام بخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری، بَابٌ: هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ، ج3، ص26۔

25: الجامع لأحكام القرآن (تفسیر القرطبی)، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (وفات: 671ھ)، دار الکتب المصریۃ - قاہرہ، دوسری طباعت، 1384ھ ج2، ص274۔

26: سورۃ البقرۃ184.

27: تفسیر القرآن العظیم، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، ج1، ص497۔

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

قَبْلِکُمْ)[28] کے تحت بیان فرمایاہے چنانچہ فرماتے ہیں" کہ ہ روزہ بدن کی پاکیزگی اور شیطان کے راستوں کو تنگ کرنے کاذریعہ ہے۔"

[29]

دنیاکی محبت کاخاتمہ۔

امام رازی–رحمہ اللہ–نے قرآن مجید کی اس آیت کی (واستعینوا بالصبر والصلاۃ وإنھا لکبیرۃ إلا علی الخاشعین)"[30] کی تشریح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ " یہاں صبر سے مراد روزہ ہے کیونکہ روزے دار کھانے اور پینے سے رک جاتا ہے، اور جو شخص اپنے آپ کو پیٹ اور جنسی خواہشات کی تکمیل سے روکتاہے، اس سے دنیاکی محبت کی آلودگی دور ہو جاتی ہے ""[31]

تیسرا مبحث: روزے کے معاشرتی اور جسمانی اثرات۔

ضرورت مندوں کے ساتھ اظہار ہمدردی:

روزہ مسلمان میں ذمہ داری کا احساس اور محتاجوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی پیدا کرتا ہے اس بات کو ابن عاشور نے اپنی تفسیر میں بیان کیاہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں "روزے کا شرعی مقصد نفس کو شہوات چھوڑنے کی عادت ڈالنا، اور ان لوگوں کے ساتھ بھوک کے درد کو محسوس کرناہے جو غربت کاسامنا کررہے ہیں "[32]

غریب اور امیر کے درمیان مساوات کا احساس:

روزہ مسلمان کا ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے امیر غریب کا احساس کرتا ہے اور اس بات کو ابن عاشور–رحمہ اللہ–نے اپنی تفسیر میں یوں بیان کیاہے "کہ روزہ امیر اور غریب کے درمیان کھانے پینے اور تفریح کے لحاظ سے مساوات کا احساس پیدا کرتا ہے۔"[33]

---

28 : سورۃ البقرۃ 183۔

29: تفسیر القرآن العظیم، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، ج1، ص364۔

30 : سورۃ البقرۃ 45۔

31: فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، تفسیر کبیر، ج3، ص490۔

32 : تحریر و تنویر: تحریر المعنی السدید و تنویر العقل الجدید من تفسیر الکتاب المجید، محمد الطاھر بن محمد بن محمد الطاھر بن عاشور التونسی (وفات: 1393ھ)، الدار التونسیۃ للنشر–تونس، 1984ء، ج2، ص160۔

33 : تحریر و تنویر: محمد الطاھر ابن عاشور، ج2، ص160۔

The Study of Religion and History

Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329

https://srhjournal.com/index.php/39/about

قومی نظم وضبط کا پیغام:

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں قومی نظم وضبط کا احساس پیدا ہوتا ہے اس بات کو مصطفی المراغی نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت بیان کیا ہے (یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبْلِکُمْ)[34] چنانچہ فرماتے ہیں "روزہ قوم کو نظم وضبط کی عادت ڈالتا ہے، کیونکہ سب لوگ ایک ہی وقت میں روزہ رکھتے ہیں اور افطار کرتے ہیں، کوئی دوسرے پر سبقت نہیں کرتا ہے"۔[35]

باہمی تعاون اور دینی بھائی چارے کا درس:

روزہ مسلمانوں کو بھائی چارے کا درس دیتا ہے اس بات کو مصطفی المراغی قرآن مجید کی اس آیت (کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبْلِکُمْ)[36] ضمن میں یوں بیان کیا ہے "روزہ سے ان غریبوں کا خیال آتا ہے جو کھانے کے لیے کچھ نہیں پاتے ہیں، امیروں کے دل ان کے لیے نرم ہو جاتے ہیں اور ان پر رحم کھاتے ہیں، اس میں قوم کا باہمی تعاون اور دینی بھائی چارے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔"[37]

بدن میں جمع شدہ نقصان دہ مواد کا خاتمہ:

ابن القیم الجوزیہ نے اپنی کتاب "زاد المعاد" میں روزے کے جسمانی اثرات کے بارے میں کہا ہے:

"روزے کا عجیب اثر ہے کہ یہ ظاہری اعضاء اور باطنی قوتوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور روزہ ان خراب مادوں کو نکال دیتا ہے جو ان کی صحت کے لئے مضر ہوتے ہیں یہ دل اور اعضاء کی صحت کو برقرار رکھتا ہے اور انسان سے ان کے شہوات کے ہاتھوں چھینے ہوئے فائدے واپس لوٹا دیتا ہے۔ یہ تقویٰ پر قائم رہنے میں سب سے بڑی مددگار چیزوں میں سے ہے۔"[38]

---

34 : سورۃ البقرۃ 183۔

35: تفسیر المراغی، احمد بن مصطفی المراغی (وفات: 1371ھ)، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ، مصر، ج2، ص68۔

36 : سورۃ البقرۃ 183۔

37: تفسیر المراغی، احمد بن مصطفی المراغی، ج2، ص68۔

38: زاد المعاد في هدي خير العباد، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (وفات: 751ھ)، مؤسسة الرسالة، بيروت - مكتبة المنار الإسلامية، الكويت، ستر ویں طباعت, 1415ھ، ج2، ص28۔

مصطفی المراغی نے اپنی تفسیر میں روزے کے جسمانی اثر کو بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں "کہ یہ بدن میں جمع شدہ مواد کو ختم کرتا ہے، خاص طور پر عیش پسند اور کم کام کرنے والے لوگوں کے جسموں میں نقصان دہ رطوبتوں کو خشک کرتا ہے، آنتوں کو ان زہروں سے پاک کرتا ہے جو زیادہ کھانے سے پیدا ہوتی ہیں، اور اس چربی کو پگھلاتا ہے جو دل کے لیے انتہائی خطرناک ہوتی ہے۔" (39)

روزے کے جسمانی اثر کی تائید رسول ﷺ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ "روزہ رکھو، تندرست ہو جاؤ گے۔" (40)

خلاصہ مقالہ:

اختتام میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ روزہ ایک جامع عبادت ہے جو نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی اور معاشرتی زندگی میں بھی بہتری لاتا ہے۔ اس کے فوائد انسان کی فلاح و بہبود کے لیے کئی جہات میں اہم ہیں، اور اس کی اہمیت قرآن اور احادیث کے ذریعہ واضح ہوتی ہے۔

مصادر اور مراجع۔

1-ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الأندلسی المحاربي، *المحرر الوجیز في تفسیر الکتاب العزیز*، (بیروت: دار الکتب العلمیة، ۔

2-البحر المحیط في التفسیر، ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسي (وفات: 745ھ-)، طبع: 1420ھ-، دار الفکر –بیروت، ۔

3-الجامع الکبیر - سنن الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک الترمذی، أبو عیسی (وفات: 279ھ-)، دار الغرب الإسلامي –بیروت –

4- امام بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، صحیح البخاری،

39: تفسیر المراغی، احمد بن مصطفی المراغی، ج2، ص68۔

40: طب نبوي، أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مهران الأصبهاني (وفات: 430ھ-) پبلشر: دار ابن حزم، پہلی طباعت: 2006م، ج1ص236۔

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

5-زاد المعاد في هدي خير العباد، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية(وفات:751ه-)،مؤسسة الرسالة، بيروت -مكتبة المنار الإسلامية،الكويت، ستروين طباعت,1415ه-

6-طب نبوي، أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني(وفات:430ه)پبلشر:دار ابن حزم،پہلی طباعت:،2006م-

7-لسان العرب، محمد بن مکرم بن علی،ابو الفضل،جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الافریقي (وفات 711 ھ)،تیسری طباعت:1414 ھ-بیروت-

8-الجامع لأحکام القرآن (تفسیر القرطبی)،ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (وفات: 671ھ)،دار الکتب المصریة- قاہرہ،دوسری طباعت،1384ھ-

9-الماوردی،ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی وفات(450ھ)،النکت والعیون،دار الکتب العلمیہ،بیروت، لبنان-

10-الواحدی،ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی النیسابوری،الشافعی (وفات 468ھ)۔الوسیط فی تفسیر القرآن المجید **پہلی اشاعت** 1415ھ/1994ء۔دار الکتب العلمیة،بیروت،لبنان۔

11-تفسیر القرآن العظیم،ابو الفداءاسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری الدمشقی(وفات:774ھ)،دوسری طباعت:1420ھ- 1999ء،دارطیبة للنشر والتوزیع،-

12-فخر الدین الرازی،مفاتیح الغیب،تفسیر کبیر،606ھ،دار احیاء التراث العربی-بیروت،تیسری اشاعت،1420-

13- معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، تفسیر البغوی، محیی السنة، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (وفات: 510ھ)،پہلی طباعت:1420ھ،دار احیاء التراث العربی-بیروت،-

The Study of Religion and History
Online ISSN : 3006-3337 Print ISSN : 3006-3329
https://srhjournal.com/index.php/39/about

14–تحریر وتنویر: تحریر المعنی السدید وتنویر العقل الجدید من تفسیر الکتاب المجید، محمد الطاھر بن محمد بن محمد الطاھر بن عاشور التونسی (وفات:1393ھ)، الدار التونسیۃ للنشر–تونس–

15–تفسیر المراغی، احمد بن مصطفی المراغی (وفات:1371ھ)، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ، مصر،–

16– جمھرۃ اللغۃ، أبو بکر محمد بن الحسن بن درید الأزدی وفات:321ھ–)، الناشر: دار العلم للملایین–بیروت پہلی طباعت، 1987م،–

17– الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، أبو نصر إسماعیل بن حماد الجوھري الفارابي (وفات393ھ–)، دار العلم للملایین–بیروت، چھوتھی طباعت، 1407ھ–